خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ | 4۔اکتوبر 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 219 | ہفتہ | 1418ھ 4 اخاء 1376ہش 4 اکتوبر 1997ء

حضرت صاحب کے خطبہ کے بارے میں ضروری اعلان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا جو خطبہ کل جمعہ کی رات پاکستانی وقت کے مطابق ڈیڑھ بجے کینیڈا سے براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوا ہے۔ وہ ہفتہ 4۔اکتوبر 1997ء کی صبح 7 بجے اور اتوار 5۔اکتوبر کو دن کے گیارہ بجے دوبارہ ٹیلی کاسٹ ہو گا۔ احباب نوٹ فرمالیں اور استفادہ فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت اس کے کہنے میں کہاں تک ہے۔ جب تک یہ نہ سوچ لو مت بولو۔ ایسے بولنے سے جو شرارت کا باعث اور فساد کا موجب ہو' نہ بولنا بہتر ہے' لیکن یہ بھی (صاحب ایمان) کی شان سے بعید ہے کہ امر حق کے اظہار میں رکے۔ اس وقت کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اور خوف زبان کو نہ روکے۔ دیکھو (-) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنی نبوت کا اعلان کیا' تو اپنے پرائے سب کے سب دشمن ہو گئے' مگر آپؐ نے ایک دم بھر کے لئے کبھی کسی کی پروا نہیں کی۔ یہاں تک کہ جب ابو طالب آپؐ کے چچا تے لوگوں کی شکایتوں سے تنگ آکر کہا۔ اس وقت بھی آپؐ نے صاف طور پر کہہ دیا کہ میں اس کے اظہار سے نہیں رک سکتا۔ آپ کا اختیار ہے' میرا ساتھ دیں یا نہ دیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 281)

حسد اور دشمنی سے بچنا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

فرمایا حسد نہ کرو۔ اچھی چیز دیکھ کر دل میں حسد پیدا ہوتا ہے ہر وہ بات جو فطرت کے اندر موجود ہے اس کی دو صورتیں ہیں اور دونوں صورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرما دی ہیں ایک صورت اس حدیث میں پیش ہو رہی ہے۔ ایک شخص کسی دوسرے کو اپنے سے اچھا دیکھتا ہے۔ اگر اچھا دیکھتا ہے تو اس کے نتیجے میں اگر تکلیف ہو رہی ہے کسی قسم کی تو پھر جو کچھ بھی جذبات پیدا ہوئے ہیں وہ حسد ہے۔ اگر خوشی ہو رہی ہے تو اسے رشک کہتے ہیں۔ حسد نہیں۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشک سے منع نہیں فرمایا بلکہ حسد سے منع فرمایا ہے۔ اور حسد کی پہچان یہ ہے اور یہ ایسی پہچان ہے جو کبھی آپ سے جھوٹ نہیں بولے گی۔

جب اپنے بھائی کو کسی اچھی حالت میں دیکھیں تو اپنے دل کو ٹٹول کر دیکھیں کہ آپ کو خوشی ہوئی ہے کہ غم پہنچا ہے۔ اگر معمولی سا بھی صدمہ ہوا ہو تو پھر آپ میں حسد پیدا ہونے کا احتمال موجود ہے۔ یا خطرہ موجود ہے۔ اور اگر خوشی ہے تو آپ شوق سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس خوشی سے فائدہ اٹھائیں (-) فرمایا اگر تمہیں کوئی اچھا لگتا ہے تو اس خوبی میں اس سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔ یہ منع نہیں ہے۔ یہ رشک کی پیداوار ہے۔ حسد کی پیداوار یہ ہے کہ اس خوبی کو برائی میں تبدیل کرنے کی کوشش کرو۔ خواہ سچ ہو خواہ جھوٹ ہو۔ مقصد دونوں صورتوں میں اوپر آتا ہے۔

اب موازنہ کر کے دیکھیں دونوں صورتوں میں آخری نتیجہ کی نیت ایک ہی ہے کہ میں اوپر ہو جاؤں اس لئے فرمایا ایک طریقہ ایسا ہے جس سے تمہاری فطرت کی پیاس بجھے گی اور اچھے طریق پر بجھے گی۔ اور وہ ہے اونچے بے شک ہوں۔ اونچے ہونے سے منع نہیں فرمایا گیا۔ کہیں بھی انسانی فطرت کی طبعی جذبات کو غلط قرار نہیں دیا کیونکہ یہ خدا کی پیداوار ہے۔ خدا نے پیدا کیا ہے ان چیزوں کو ان کے برمحل استعمال کا نام اعلیٰ خلق ہے۔ ان کے برمحل استعمال کا نام نیکی ہے۔ تو تمنا تو ہے کہ میں اونچا ہوں بھائی سے لیکن اسی کی نیکی میں اس کو شکست دے کر۔ اعلیٰ درجے کی نیکیاں حاصل کر کے بے شک آگے بڑھ جاؤ۔ لیکن اس کی اچھائی برائی میں تبدیل کر کے یا ایسی برائی اس میں ڈھونڈ کر جو اس میں ہے ہی نہیں اور بیان کر کے یا برائی ڈھونڈ کر جو اس میں ہے پھر اس کی تشہیر کر کے جو کام تم کرو گے وہ حسد کے نتیجے میں ہے اور (کلام الٰہی) تم کو اس کی اجازت نہیں دیتا۔

پھر فرمایا۔ حسد نہ کرو دشمنی نہ رکھو۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے حسد پہلے بھی کھل کر بیان کر چکا ہوں' حسد بنیادی طور پر کسی دشمنی کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے اور یہ مزید پہچان ہے کہ ہمارے تعلقات کیسے ہیں۔ اگر کسی کی کوئی خوبی' اس کو خدا کی کوئی عطا' کسی انسان کو تکلیف دیتی ہے تو اس کے نتیجے میں حسد تو پیدا ہو گا۔ مگر حسد

باقی صفحہ 7 پر

نکاح

○ مکرم قیصر احمد شیراز ابن مکرم عبد الرزاق صاحب از آخن باغ جرمنی کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ عطیۃ الہادی بنت مکرم ڈاکٹر میجر عبد الغفور زاہد صاحب بعوض دس ہزار جرمن مارک حق مہر پر محترم عبد الوہاب احمد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 2۔ مئی 1997ء بروز جمعہ بیت الذکر احمدیہ نیو سول لائن سرگودھا میں کیا۔

احباب جماعت کی خدمت میں اس نکاح کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہے۔

ولادت

○ مکرم رانا عزیز اللہ خان صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 30۔ ستمبر 1997ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے بچی کو تاشفہ عزیز نام عطا فرمایا ہے۔

بچی مکرم رانا عبد المجید صاحب آف کنج روڈ ضلع نارووال کی پوتی اور مکرم خلیل احمد صاحب نمبردار چک 565/ گ۔ ب کی نواسی ہے۔ بچی کے خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم محب اللہ خالد صاحب مربی سلسلہ زائر کو 4۔اگست کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت نومولود کا نام تیمور احمد خالد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عنایت اللہ صاحب خالد ربوہ کا پوتا اور محترم عطاء اللہ صاحب کنڑی پاک سندھ کا نواسہ ہے۔ احباب سے نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم کرنل ریٹائرڈ عبد المجید ملک صاحب صدر حلقہ سول لائنز راولپنڈی مورخہ 28۔ ستمبر 1997ء کو بقضائے الٰہی راولپنڈی ملٹری ہسپتال میں انتقال کر گئے ہیں۔ موصوف آخری وقت ڈپٹی کنٹرولر نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (NUST) کے فرائض سرانجام دے رہے تھے کہ ہارٹ اٹیک ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ آپ حضرت مولوی مہرالدین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پوتے اور حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے نواسے تھے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

4 اخاء 1376 ھش 4 اکتوبر 1997ء

خدا تعالیٰ پر بھروسے کی نعمت

دنیا میں سکھ اور دکھ ہر شخص کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ کبھی سکھ کا وقت آتا ہے کبھی دکھ کا۔ کسی کو سکھ زیادہ ملتا ہے دکھ کم۔ کسی کو دکھ زیادہ ملتا ہے اور سکھ کم۔ اور پھر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ سکھ اور دکھ بھی نسبتی چیزیں ہیں۔ بعض اوقات بڑی سے بڑی مصیبت جو ہمارے لئے دکھ کا باعث بنتی ہے اسے نہایت آسانی سے جھیل لیا جاتا ہے بلکہ صرف جھیل نہیں لیا جاتا جھیلنے پر فخر کیا جاتا ہے۔ کوئی شخص کسی مقصد کے لئے جان تک دے دے تو دکھ تو ضرور ہو گا لیکن اس پر فخر بھی کیا جائے گا۔ اور یہ فخر اس دکھ کو خاصی حد تک کم کرے گا۔ سکھ کے متعلق کہتے ہیں کہ جب سکھ کا وقت گذر جاتا ہے تو وہ تکلیف پیدا کرتا ہے۔ لیکن اس کا بھی احساس کے ساتھ تعلق ہے۔ جتنا ہم سکھ کا احساس کریں گے اتنا ہی سکھ کے اوقات بدل جانے کے بعد اس کی تکلیف محسوس کریں گے۔ سکھ اور دکھ کو حقیقی طور پر سمجھنے اور ان سے متاثر ہونے یا متاثر نہ ہونے کے سلسلے میں کہا جا سکتا ہے کہ عام طور پر ہر انسان دکھ کا علاج تلاش کرتا ہے۔ کبھی وہ کامیاب ہو جاتا ہے اور کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ لیکن اس کا حقیقی علاج اگر اسے مل جائے تو اس کے دل کو پوری طرح تسکین مل جاتی ہے۔ اور اس کا حقیقی علاج یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے سکھ بھی اسی سے ملتا ہے اور دکھ بھی اسی سے ملتا ہے۔ اسی کی بنائی ہوئی تقدیر ہمارے لئے سکھ کا سامان کر دیتی ہے اور اسی کی بنائی ہوئی تقدیر ہمارے لئے دکھ پیدا کر دیتی ہے۔ اگرچہ اس میں انسان کا اپنا بھی ہاتھ ہے۔ یعنی اس کی تدبیر۔ تدبیر غلط ہو۔ غلط نتیجہ نکالے تو دکھ ہوتا ہے اور تدبیر کا نتیجہ صحیح نکلے تو سکھ ملتا ہے۔ گویا کہ انسان عمل کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی تقدیر اس کا نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"یہ بھی یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے وہ سخت سے سخت مشکلات اور مصائب میں بھی اندر ہی اندر تسلی اور اطمینان پاتا ہے وہ اپنے قلب میں تلخی اور عذاب کو محسوس نہیں کرتا نہایت کار اس مصیبت کا انجام یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تقدیر مبرم ہے تو موت آجاوے لیکن اس سے کیا ہوا۔ دنیا کوئی ایسی جگہ تو ہے ہی نہیں جہاں کوئی ہمیشہ رہے۔ آخر ایک دن او روقت سب پر آتا ہے کہ اس دنیا کو چھوڑنا پڑے گا"۔

سکھ اور دکھ تو ہر شخص کو ملتے ہیں لیکن ان دونوں حالتوں میں خوش رہنے اور دل کے تسلی پکڑنے کا ذریعہ صرف اور صرف یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔ اگر وہ یہ سمجھ جائے کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کے لئے تسلی کا سامان پیدا کر سکتا ہے۔ اگر اس نے سکھ دیا ہے تو تسلی کا سامان پہلے ہی ہو گیا۔ اگر دکھ دیا ہے تو اس کے برداشت کرنے کی قوت بھی وہی دیتا ہے اور دکھ کے لمحات میں سے آسانی سے گذر جانے کے مواقع بھی وہی پیدا کرتا ہے۔ انسان تکلیف میں ہو اور یہ سمجھے کہ یہ تکلیف خدا تعالیٰ نے مقدر کر رکھی تھی تو وہ اس تکلیف کو آسانی سے برداشت کر لیتا ہے۔ اسے محسوس ہی نہیں ہوتا کہ وہ تکلیف میں ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہی بات مقدر کر رکھی تھی اسے اس میں سے گذرنا ہی ہے اور اگر اس میں سے گزرتے ہوئے موت بھی آجائے تو وہ یہ سمجھتے ہوئے جان دیتا ہے کہ یہ کوئی عجیب بات تو نہیں۔ یہ دنیا کسی کے ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے جو یہاں آتا ہے اسے آخر ایک دن یہاں سے چلے جانا ہے۔ پھر اگر میں چلا جاؤں تو اس میں کونسی عجیب بات ہے۔

پس جب انسان کی نظر خدا تعالیٰ ہی کی طرف ہو اسی پر وہ بھروسہ کرے تو اسے ہر قسم کی مشکل اور مصیبت میں بھی تسلی اور اطمینان ملتے ہیں۔ اور وہ دل کی گہرائیوں سے یہ بات سمجھتے ہوئے کہ یہ بات خدا تعالیٰ نے مقدر کر رکھی تھی اسے تلخ محسوس نہیں کرتا۔ وہ خوش رہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا حقیقی خوشی کا باعث ہے۔ پھر انسان کو یہ بھی آسانی سے سمجھ آجاتی ہے کہ دنیا کا سب سے بڑا حادثہ کم از کم ایک فرد کے لئے تو اس کی اپنی موت ہے۔ جس کے بعد وہ اس منظر ہی سے کلیتاً الگ ہو جاتا ہے۔ جب اسے یہ یقین ہے کہ ہر شخص نے مرنا ہے اور موت بھی خدا ہی کے حکم سے آتی ہے تو وہ گھبرائے گا کیوں۔ وہ یقیناً یہ سمجھے گا کہ میرے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ ایسا سب کے ساتھ ہوتا ہے۔

ان تمام باتوں کو پیش کرنے سے غرض یہ ہے کہ حالات چاہے کیسے بھی ہوں اگر انسان خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھے تو اسے حالات کی سختی محسوس نہیں ہوتی۔ اور سخت حالات کی اگر سختی محسوس نہ ہو تو انہیں سخت کہا بھی نہیں جا سکتا۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ اسی کی طرف نگاہ رکھنے سے انسان سکھ اور دکھ میں خوش رہتا ہے۔ سکھ میں تو خوش رہتا ہی ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف نگاہ رکھنے سے دکھ میں بھی وہ خوش ہوتا ہے وہ دکھ کو پہچان لیتا ہے۔ اور اس کی یہ پہچان اسے محسوس ہی نہیں ہونے دیتی کہ وہ دکھ میں سے گذر رہا ہے۔

پس زندگی کو خوشی کے ساتھ گذارنے کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ اسی کی طرف ہماری نگاہ رہنی چاہئے۔ وہ ہماری مشکلات کو دور بھی کر سکتا ہے اور ہمیں یہ حوصلہ بھی دے سکتا ہے کہ ہم کسی مشکل کو مشکل ہی نہ سمجھیں۔ اور جب انسان مشکل کو مشکل نہیں سمجھتا تو وہ مشکل اس کے لئے مشکل نہیں رہتی۔

پس آیئے ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔ اور ہر قسم کے حالات میں سے اس طرح گذریں گویا کہ ہم خدا تعالیٰ کی گود میں بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

آسمانوں کے مکیں جب سے ہمارے ہو گئے
ریت کے ذرّے فلک کے چاند تارے ہو گئے
جب سے آئی ہے میسّر آپ کی نگہِ کرم
خار و خس بھی بے سہاروں کے سہارے ہو گئے
نیکیوں کی راہ پر مارا ہے جس جس نے قدم
اس کو خوش بختی ملی، وارے نیارے ہو گئے

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

اندازِ گفتگو

ہیتھرو ایئرپورٹ پر امیگریشن آفیسر نے پوچھا کہ پہلے بھی کبھی انگلستان آئے ہو تو خاکسار نے انہیں بتایا کہ اب میں چھٹی دفعہ یہاں آیا ہوں۔ اس سے پہلے 1950ء میں آیا تھا۔ اور اس کے بعد پھر کئی دفعہ آنے کا موقعہ ملا۔ یہ بات تو ایک ضمنی سی بات ہے کہنا یہ چاہتا ہوں کہ اگرچہ ہمیشہ یہ سنتے چلے آئے تھے کہ انگریز بڑے ریزرو ہوتے ہیں۔ وہ عام طور پر کسی سے بات کرنا پسند نہیں کرتے۔ لیکن جو بات میرے تجربے میں آئی ہے وہ اس سے کسی قدر مختلف ہے۔ کسی قدر میں نے اس لئے کہا ہے کہ بعض مواقع پر وہ ریزرو ہوتے ہیں۔ مثلاً گاڑی میں بیٹھ کر اگر آپ ان سے یہ پوچھنے لگیں کہ آپ کتنے بہن بھائی ہیں۔ آپ کیا کچھ کماتے ہیں۔ تو یقیناً وہ ان باتوں کا جواب دینا نہیں چاہیں گے۔ لیکن اگر ایسی کوئی بات نہ ہو تو میں نے دیکھا ہے کہ وہ کھل کر بات کرتے ہیں۔ 1950ء میں جب میں انگلستان گیا تھا اور وہاں کچھ دیر مجھے رکنا پڑا تھا تو وہاں کے امیر اور مشنری انچارج محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مجھ پر اکثر یہ نوازش کرتے تھے کہ کہیں سے دعوت نامہ آتا تو مجھے وہاں بھیج دیتے۔ اور وہاں اکثر اوقات انگریزوں ہی سے ملاقات ہوتی۔ اور بڑی کھل کر باتیں ہوتیں۔ پاکستان کے کھانوں کی باتیں ہوتیں۔ پاکستان کے لوگوں کی باتیں ہوتیں پاکستان کے لباس کی باتیں ہوتیں۔ اور کہہ لیجئے کہ پاکستان کے قیام سے پہلے ہندوستان کی بھی باتیں ہوتیں۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کھل کر باتیں ہوتیں۔

اس دفعہ میں انگلستان گیا تو پھر میرا یہی تجربہ تھا کہ یہ لوگ بڑے کھل کے باتیں کرتے ہیں۔ میری عادت ہے کہ میں جب پارکوں میں بچوں سے ملتا ہوں تو ان کی ننھی منی باتیں سننے کے لئے ان کے پاس رک جاتا ہوں۔ اور ان سے باتیں کرتا ہوں حتی کہ پریم میں پڑے ہوئے بچے کو بھی تھپتھپا کر میں اس سے باتیں کرنے لگتا ہوں۔ کنگ جارج پارک میں گیا تو میں نے دیکھا کہ ایک بنچ پر میاں بیوی بیٹھے ہیں۔ اور پاس ہی پریم میں ان کا ایک چھوٹا سے بچہ کھیل رہا ہے۔ میں نے پریم کے پاس جاکر بچے کی طرف غور سے دیکھا اور اس کے والدین سے پوچھا کیا میں اسے تھپتھپا سکتا ہوں۔ وہ دونوں میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور اس مسکراہٹ کا مطلب تھا اجازت۔ اور پھر انہوں نے الفاظ میں بھی مجھے اجازت دی کہ ضرور ضرور آپ اس سے کھیلیں۔ وہ میری طرف دیکھتے رہے کہ ایک اچکن اور پگڑی پہنے ہوئے شخص نے اس بچے کے ساتھ کھیلنا شروع کیا ہے باتیں کرنی شروع کی ہیں اور میں نے اس بچے کو گدگدانے اور ہنسانے کی کوشش کی۔ بچے کے والدین مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے۔ آپ کہاں سے آئے ہیں میں نے تفصیل بتائی۔ پاکستان سے آیا ہوں اور یہاں ہمارا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے۔ اس میں شرکت کے لئے آیا ہوں اور اس جلسے پر دنیا کے متعدد ممالک سے ہماری جماعت کے لوگ آتے ہیں۔ وہ بڑے خوش ہوئے۔ انہوں نے کچھ سوالات بھی پوچھے اور میں نے ان سوالات کے جوابات دئے۔

اسی طرح ایک دن اسی پارک میں گیا تو دیکھا کہ ایک بنچ پر ایک معمر شخص (انگریز) بیٹھا ہے۔ میں اسکے پاس گیا اور میں نے اس سے کہا کہ کیا دو معمر شخص اس بنچ پر بیٹھ کر آپس میں باتیں کر سکتے ہیں۔ وہ شخص مسکرایا اور کہنے لگا بڑی خوشی سے بیٹھئے میں اس شخص کے پاس بیٹھ گیا اور باتیں شروع ہو گئیں۔ وہ جوانی میں فوج میں ملازم تھے اور انہوں نے اسطرح کئی ملکوں کی سیر کی ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنی روداد بتائی۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں مغربی افریقہ میں تقریباً بیس سال رہا ہوں۔ بلکہ پچیس سال وہ بڑے حیران ہوئے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ ان ممالک میں کیا کر رہے تھے۔ میں نے دعوت الی اللہ کی بات بتائی۔ اپنی جماعتوں کا تذکرہ کیا۔ وہ بڑی دلچسپی کے ساتھ سنتا رہا۔ اور میری باتیں سنتے ہوئے مجھ سے کہنے لگے کیا بات ہے آپ تو بہت اچھی انگریزی بولتے ہیں۔ میرے گھر کے پاس کچھ لوگ رہتے ہیں جن کا آپ ہی کی طرح ایشیا سے تعلق ہے لیکن اتنی اچھی انگریزی نہیں بولتے۔ رک رک کے بولتے ہیں۔ اور ایسے لگتا ہے کہ پہلے اپنی زبان میں سوچتے ہیں پھر اس کا ترجمہ کر کے مجھے بتاتے ہیں۔ لیکن آپ تو بڑی روانی سے انگلش بولتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ انگریز مجھ میں خاصی دلچسپی لینے لگا ہے اس نے اپنی داستان بھی بڑی تفصیل سے سنائی۔ اور میری باتیں بھی بڑی دلچسپی سے سنتا رہا۔ اور اس نے کئی سوال بھی کئے۔ کچھ پاکستان اور ہندوستان کے متعلق تھے۔ کچھ جماعت کے متعلق تھے۔ کچھ لباس کے متعلق کچھ زبانوں کے متعلق کچھ رہن سہن کے متعلق۔ غرضیکہ کافی دیر اس کے ساتھ باتیں ہوتی رہیں۔

اس طرح ایک دن میں ریجنٹ پارک میں گیا تو میں نے دیکھا ایک بنچ پر ایک خاتون بیٹھی ہے جس کے پاس ہی اس کی کتیا ہے اور وہ اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھیر رہی ہے جیسے کنگھی کر رہی ہو۔ اور کچھ کچھ الجھے ہوئے بال اتار کر پھینک رہی ہے۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں ذرا اس سے باتیں کر لوں۔ میں اس خاتون کے پاس گیا اور میں نے بات اس کی کتیا سے شروع کی میں نے کہا لگتا ہے کہ یہ کتیا کاٹتی نہیں کہنے لگی نہیں ہرگز نہیں۔ یہ تو بڑی شریف کتیا ہے۔ بہت اچھی طرح لوگوں کا استقبال کرتی ہے۔ اور ان کے ساتھ کھیلتی ہے اور ان کے ساتھ پیار کرتی ہے۔ پھر میں نے دیگر کتوں کا ذکر کیا۔ میں نے کہا کہ ہمارے ملک کا کتا ہو تو ہم تو اس سے ڈرتے ہیں کہ وہ کاٹنے کو بھاگتا ہے۔ کہنے لگی میری کتیا ہرگز ایسا نہیں کرتی۔ اسکے بعد اس خاتون نے خود ہی مجھے بتایا کہ اومان میں اسکی کچھ دوست ہیں اور کبھی کبھی وہ اومان جاتی بھی ہے۔ اس لئے اسے عربوں کے متعلق کافی واقفیت حاصل ہے۔ مجھ سے اس نے پوچھا کہ آپ یہاں کس طرح آئے ہیں۔ میں نے اسے تفصیل بتائی۔ پھر کچھ دیر پاکستان کی باتیں ہوتی رہیں۔ اور انگلستان کی بھی گویا کہ ہم دونوں نے بڑی کھل کے باتیں کیں اور جب میں اسے الوداع کہہ کر جانے لگا تو اس نے مجھے اسی طرح سلام کیا جس طرح اومان کے لوگ کرتے ہیں۔ بلکہ اسکے بعد اسنے مجھے سلام بھی کہا اور وہ مسکرائی گویا کہ اسے یہ الفاظ آتے ہیں۔ اور آتے اس لئے ہیں کہ وہ اومان میں رہی ہے۔ اس کے دوست ہیں وہاں پر۔ وہ دوست اسے بعض اوقات یہاں بھی ملنے آتے ہیں۔

ایک روز برادر محترم بشیر احمد رفیق صاحب کے ساتھ ونسٹن چرچل کی رہائش گاہ دیکھنے کا موقعہ ملا۔ ایک دن وہاں گئے۔ تو وہ مکان بند تھا۔ اور اس کے باہر لکھا ہوا تھا کہ فلاں فلاں دن یہ مکان بند ہوتا ہے۔ فاصلہ تو کافی تھا ہمارے گھر سے اس مکان کا فاصلہ تقریباً 35 میل ہو گا۔ لیکن خان صاحب اگلے روز پھر وہاں لے آئے۔ ان کے ساتھ میں تھا میرا بھائی فیض محمد صادق۔ مکرم اللہ بخش صاحب صادق اور مکرم سمیع اللہ سیال صاحب ہم نے اس مکان کا کونہ کونہ دیکھا۔ اسے بالکل اسی طرح رکھا گیا ہے۔ جس طرح وہ ونسٹن چرچل کے استعمال میں تھا۔ چولہے پر پتیلیاں رکھی ہوئی ہیں۔ پاس ہی آگ جلانے کا سامان ہے۔ ان کی لائبریری بھی دیکھنے کا موقعہ ملا اور ان کی زندگی کے مختلف ادوار کی تصاویر اور انہیں بھیجے گئے پیغامات ان کی اپنی تحریر۔ ان کی وردیاں۔ ان کے تمغے۔ بہت سی چیزیں۔ وہ کمرہ بھی دیکھنے کا موقعہ ملا جہاں وہ بیٹھ کر پڑھتے اور لکھتے تھے۔ اور کبھی اٹھ کر کھڑکی کے پاس کرسی پر بیٹھ جاتے۔ تاکہ باہر کا نظارہ کر سکیں۔ جب یہ سارا مکان دیکھ کر باہر نکلے تو میں کافی تھکا ہوا تھا۔ میں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ میں یہاں ایک بنچ پر بیٹھنا چاہتا ہوں۔ خالی بنچ تو کوئی بھی نہیں تھا۔ ایک بنچ پر میاں بیوی بیٹھے تھے۔ اور کچھ تھوڑی سی جگہ باقی تھی۔ خالی تھی۔ میں اس بنچ کی طرف بڑھا تو اس خاتون نے اپنے میاں سے کہا کہ آپ اٹھ جائیں اور ان کو جگہ دیں۔ وہ ہمارے پاس کھڑے ہو گئے اور میں اس خاتون کے ساتھ بیٹھ گیا اور میں نے باتیں شروع کر دیں۔ ایک دفعہ میں نے جلسہ سالانہ کا ذکر کرنے کے بعد اپنے متعلق بتایا کہ میں الفضل کا ایڈیٹر ہوں۔ الفضل ہماری جماعت کا پرچہ ہے۔ پاکستان میں ربوہ سے شائع ہوتا ہے۔ وہ خاتون کہنے لگی کہ میری ایک ہمسایہ عورت پاکستان ہی سے آئی ہوئی ہے۔ وہ یقیناً الفضل کو جانتی ہو گی۔ میں کسی قدر مسکرایا معلوم نہیں وہ خاتون کون ہے کہاں سے آئی ہے۔ وہ الفضل کو کیسے جان سکتی ہے۔ لیکن بہرحال جب الفضل کی باتیں شروع ہوئیں تو وہ اپنے میاں سے کہنے لگی الفضل یاد رکھنا۔ الفضل کا لفظ بھولے نہیں۔ گھر جا کر اس ہمسایہ عورت سے اس کا تذکرہ کریں گے۔ میں نے اس خاتون سے کہا کہ میں واپس جا کر آپ سے اس ملاقات کا ذکر اپنے اخبار میں کروں گا۔ وہ بڑی خوش ہوئی۔ اور بھلا اس بات سے کون خوش نہیں ہوتا کہ اس کا تذکرہ اخبار میں کیا جائے گا۔ اس خاتون کے ساتھ بھی بڑی کھل کر باتیں ہوئیں۔

اسی طرح کئی اور مواقع ملے جب انگریزوں سے باتیں ہوئیں اور انہوں نے مجھے احساس دلایا کہ وہ ذاتی باتوں کو چھوڑ کر یعنی یہ کہ تم کتنے بہن بھائی ہو اور تم کماتے کیا ہو باقی باتیں کھل کر کرتے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس میں انداز گفتگو کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ آپ کس طرح کسی سے ملتے ہیں۔ کس طرح اس بات کو آگے بڑھاتے ہیں اور پھر دوسرے شخص کی باتوں میں کتنی دلچسپی لیتے ہیں۔ اگر آپ خود ہی بولتے چلے جائیں تو یقیناً آپ دوسروں کو بور کریں گے۔ لیکن اگر آپ گفتگو کے انداز میں باتیں سنیں بھی اور کریں بھی تو دونوں طرف دلچسپی پیدا ہو گی۔ یہ انداز گفتگو ایسا ہے جس سے آپ کسی کے ساتھ بھی کھل کر بات کر سکتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ میں نے اس دفعہ انگلستان میں اسی طرح بہت کھل کر باتیں کیں۔ اور جس سے بھی میری بات ہوئی میں نے اسے جلسہ سالانہ کی تفصیل بھی بتائی اور اپنی جماعت کے مختلف مشنوں کی کارکردگی کا بھی ذکر کیا اور دعوت الی اللہ کا بھی۔ اور ہر شخص جس سے میں نے یہ باتیں کیں اس نے ان باتوں میں دلچسپی کا کھل کر اظہار کیا اور بعض اوقات یہ چاہا کہ یہ باتیں جاری ہی رہیں۔ چونکہ مجھے اس طرح باتیں کرنے کا شوق ہے۔ ایک دن میں نے اپنے ہمسائے سے جو گھر سے نکل کر کہیں جا رہا تھا کہا کہ میں آپ کے ساتھ مل کر کچھ باتیں کرنی چاہتا ہوں۔ آپ انگلستان کی نمائندگی کریں اور میں پاکستان کی نمائندگی کروں گا۔ میں پاکستان کی باتیں آپ کو بتاؤں گا اور آپ انگلستان کی باتیں مجھے بتائیں وہ بڑے خوش ہوئے۔

حقیقت یہ ہے کہ میرے تجربے میں تو یہی بات آئی ہے کہ یہ لوگ کھل کر باتیں کرتے ہیں۔ بات کرنے والی ہو اور بات میں دلچسپی پیدا کی جائے تو وہ خاصا وقت ان باتوں پر صرف کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ آپ بھی اس انداز گفتگو کو اپنا کر دیکھئے۔

ایک اچھی بات

یہ یقینی بات ہے کہ اگر انسان خلوص دل سے خدا تعالیٰ سے محبت کرنے لگے تو خدا تعالیٰ بھی اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت کا اثر اس کی زندگی کے ہر لمحے اور ہر قدم سے ظاہر ہوتا ہے۔

ایمان کے بعد ضروری ہے کہ انسان دکھ اٹھاوے۔ بغیر اس کے ایمان کا کچھ مزا نہیں

گناہ سے نجات محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور تصرف سے ملتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبوحی ناصر

ماحول اور آلودگی

ماحول تمام طبیعاتی' کیمیائی اور حیاتیاتی اجزاء کا مجموعہ ہے جو زندہ اجسام کا احاطہ کرتا ہے۔ ماحول پودوں' جانوروں اور دیگر جاندار اجسام کے رنگ' قدو قامت' بناوٹ اور ان تمام طریقوں پر جن میں وہ بڑھتے اور زندہ رہتے ہیں بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ ان کے بچاؤ کے عمل کا تعین بھی ماحول پر ہوتا ہے۔

ماحولیاتی آلودگی اصل میں زمین' پانی اور مٹی کے زہریلا پن سے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن عام طور پر آلودگی انسان کی پیدا کردہ ہے۔ توانائی کے حصول کے لئے انسان ایندھن جلاتا ہے جس سے فضا میں زہریلے مواد کا اخراج ہوتا ہے۔ صنعتیں اپنا فالتو کیمیائی مواد ندیوں یا دریاؤں میں بہاتی ہیں جس سے زمین اور پانی دونوں آلودہ اور زہریلے ہو جاتے ہیں۔ جب آلودہ مواد کے اخراج کی ماحول میں زیادتی ہو جاتی ہے تو اس سے تمام جاندار اجسام نہ صرف متاثر ہوتے ہیں بلکہ کچھ اجسام ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتے ہیں۔

آلودگی یعنی Pollution لفظ Pollune سے اخذ کردہ ہے جس کے معنی غیر صاف یا گندگی کے ہیں۔ جوں جوں آبادی اور صنعتی پیدوار میں اضافہ ہو رہا ہے فضائی آلودگی بڑھتی جا رہی ہے۔ اگرچہ انسانی صحت اور دیگر جاندار اجسام کو براہ راست نقصان پہنچانے سے پہلے ہوا اور پانی کچھ حد تک اس آلودگی کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں لیکن پھر بھی بہت حد تک فضائی آلودگی جاندار اشیاء کے لئے مہلک ثابت ہو رہی ہے۔

فضائی آلودگی:-

آلودہ اجسام کے فضا میں اخراج کی وجہ سے فضائی آلودگی پیدا ہوتی ہے۔ فضائی آلودگی کی سب سے بڑی وجہ صنعتی اور تیل اور پٹرول سے چلنے والے اجسام کا دھواں ہے۔ فضا کو آلودہ کرنے میں پانچ بڑے محرکات ہیں۔ جن میں سلفر ڈائی آکسائیڈ' ہائیڈرو کاربن' نائیٹروجن آکسائیڈ' کاربن مونو آکسائیڈ اور دیگر چھوٹے سخت اجسام ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ دیگر اجزاء ایسے بھی ہیں جو ہوا میں شامل ہو کر انسانی صحت کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ان میں سیسہ Asbestos 'Lead 'cadmium' beryllium پارہ' اور جراثیم شامل ہیں۔ سلفر ڈائی آکسائیڈ کوئلہ اور تیل کے جلانے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا انتہائی بڑا ذریعہ بجلی سے چلنے والے توانائی کے پلانٹ' اور وہ صنعتیں ہیں جن میں بڑی بڑی بھٹیاں جلائی جاتی ہیں۔ سلفر ڈائی آکسائیڈ پھیپھڑوں کو نقصان پہنچا کر سانس کی تکلیف پیدا کرتا ہے۔ اس سے پودوں اور سبزیوں کی کاشت کو بھی شدید نقصان پہنچتا ہے۔ اس کے علاوہ عمارات کی چمنیوں سے نکلنے والا دھواں سیاہ سفوف کی شکل میں ان عمارات کی دیواروں پر جم جاتا ہے جس سے عمارات کو نقصان پہنچتا ہے۔

تیل اور پٹرول سے چلنے والی گاڑیوں کا دھواں ہائیڈرو کاربن کی ایک شکل ہے۔ نامکمل جلے ہوئے گیسولین کے نتیجے میں Smog شہر کی فضا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ Smog ایک طرح کی گیس ہے جو گیسولین کے نامکمل طرح سے جلنے کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔

نائیٹروجن آکسائیڈ بھی پٹرول سے چلنے والی گاڑیوں سے دھوئیں کی صورت میں خارج ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کیمیائی پلانٹ' بجلی اور لوہے کی اشیاء بنانے والے کارخانوں سے بھی آلودہ کیمیائی مادے کا اخراج ہوتا ہے۔ نائیٹروجن آکسائیڈز اور ہائیڈرو کاربن باہم مل کر Smog اور Ozone گیس بناتے ہیں۔ Ozone آنکھوں میں جلن پیدا کر کے تکلیف کا باعث بنتی ہے اور سانس لینے میں دشواری پیدا کرتی ہے۔

کاربن مونو آکسائیڈ بھی تمام طرح کی تیل اور پٹرول سے چلنے والی گاڑیوں سے خارج ہوتی ہے۔ جانوروں میں نظام تنفس کے ذریعے خون میں آکسیجن کے ساتھ مل کر یہ جسم میں کمزوری' سستی اور کاہلی پیدا کرتی ہے۔ کم مقدار میں جذب ہونے کی صورت میں یہ انسانی صحت کے لئے مضر ہے جبکہ زیادتی کی صورت میں یہ موت کا باعث بنتی ہے۔

دیگر آلودہ اجزا جن میں کالک' راکھ' نامکمل جلے ہوئے گوشت کے ٹکڑے' یا دریائی جانوروں اور مچھلیوں کی چربی اور گوشت اور اس کے علاوہ توانائی کے بڑے پلانٹ اور کارخانوں کا خارج شدہ فاضل مواد یہ سب بھی ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ یہ نہ صرف زمین کی پیداواری صلاحیت اور زرخیزی کو نقصان پہنچاتے ہیں بلکہ انسانی نظام تنفس کے ذریعے صحت کے لئے بھی مہلک ثابت ہوتے ہیں۔

پانی کی آلودگی

آلودہ پانی وہ ہوتا ہے جو پینے کے لئے ناموزوں ہو اور ناقابل استعمال شکل میں پایا جاتا ہو۔ صنعتی فاضل مواد کا اخراج آلودگی کا بڑا سبب ہے۔ گھروں کا کوڑا کرکٹ' رہائشی علاقوں کا نکاس شدہ پانی' بجلی پیدا کرنے والے بڑے ذخائر' کارخانوں کا خارج شدہ گرم کیمیائی مواد یہ سب پانی کو آلودہ بناتے ہیں۔ یہ کیمیائی آلودگی سمندری جانوروں اور پودوں کی زندگی پر اثر انداز ہو کر یا تو انہیں شدید نقصان پہنچاتی ہے اور یا پھر دوسری صورت میں انہیں ختم کر دیتی ہے۔ نامیاتی اجزاء جو گھروں سے نکلنے والے استعمال شدہ پانی' غذائی مرکبات کے کارخانوں' کاغذ بنانے والے کارخانوں سے فاضل مواد کی صورت میں خارج ہوتے ہیں یہ سب بھی پانی میں حل ہو کر آکسیجن کی مقدار کو کم کرنے یا علیحدہ کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ جس سے پانی میں آکسیجن ایک حد تک ختم ہو جاتی ہے۔ آکسیجن کی کم مقدار یا علیحدگی کی صورت میں پانی بے حرکت' مردہ اور خودکار صفائی کی صلاحیت سے محروم ہو جاتا ہے۔ یہ عمل جھیل Erie میں بڑے پیمانے پر ہوتا ہے۔ صنعتی فاضل مواد اور گھروں کے گٹروں سے نکلنے والے آلودہ پانی نے جھیل میں آکسیجن کے عناصر کم کر کے زمین کی پیداواری صلاحیت کو Algae اور دیگر جنگلی جڑی بوٹیوں کی افزائش کے لئے موزوں بنا دیا ہے۔

زہریلے مواد نے پینے کے پانی کو متاثر کیا ہے۔ اس کے علاوہ مچھلیوں کی افزائش نسل کی صلاحیت پر بھی یہ اثر انداز ہوا ہے۔ ایسا پانی جس میں جراثیم اور کیمیائی کھادوں کے باریک اجزاء شامل ہوتے ہیں بھی کھیتوں میں ندی نالوں کے ذریعے سیراب کر دیا جاتا ہے۔ جس سے نہ صرف زمین کی پیداواری صلاحیت متاثر ہوتی ہے بلکہ کاشت شدہ فصل کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔

آواز کی آلودگی

ٹیکنالوجی کی ترقی کے نتیجے میں پیدا شدہ شور بھی فضا کی آلودگی بڑھانے کا ایک اور بڑا سبب ہے۔ جدید ملکوں خصوصاً بڑے شہروں میں آواز کی آلودگی نے ماحول کو بہت متاثر کیا ہے۔ فضا میں جہازوں اور جیٹ طیاروں کا شور' تعمیرات میں دوران کام ہونے والے شور' پولیس' آگ بجھانے والی گاڑیوں' ایمبولینس کے سائرن یہ سب بھی شور کی آلودگی کا باعث ہیں۔ سڑکوں پر گندگی' ٹریفک کا ہجوم' ہارن کے بے جا استعمال سب آواز کی آلودگی میں معاون ہیں۔ میڈیکل کی تحقیق سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ آواز کے اتار چڑھاؤ کی وجہ سے اعصابی نظام اور سننے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔ مسلسل شور سننے' سمجھنے اور عقل کی صلاحیت پر اثر انداز ہو کر ان کی کارکردگی میں کمی پیدا کرتا ہے۔ بے خوابی اور یادداشت کی کمزوری بھی شور کی زیادتی کا نتیجہ ہے۔

ایٹمی آلودگی

فضائی آلودگی کا ایک اور انتہائی مہلک سبب جوہری یا ایٹمی مواد کا اخراج ہے۔ ایٹمی دھماکہ کے نتیجے میں پیدا شدہ گیسوں کی صورت میں فضا میں زہریلا پن پیدا ہوتا ہے۔ ایٹمی دھماکے کی صورت میں تقریباً 15 فی صد تابکاری عناصر فضا کی Stratosphere میں شامل ہو جاتے ہیں۔ Stratosphere فضا میں Atmosphere سے نچلی تہہ ہوتی ہے۔ یہ تابکاری عناصر زمین پر سالہا سال تک یا کم از کم چھ مہینوں تک گرتے رہتے ہیں۔ مکمل تابکاری عناصر کا پانچ فیصد حصہ Stratosphere میں رہتا ہے جو دھماکے کے چند ہفتوں بعد زمین پر ریتلے مواد کی صورت میں تہہ بنا دیتا ہے۔ بقیہ 80 فیصد مواد چند گھنٹوں میں دھماکے کے مقام پر ہی جذب ہو جاتا ہے۔ فضا میں شامل ہونے والا یہ زہریلا تابکاری مادہ کم یا زیادہ کی مختلف حالتوں میں بارش کے ساتھ زمین کی تہہ میں جذب ہو جاتا ہے۔

یہ تابکاری مادہ جب بارش کے ساتھ پودوں اور درختوں کے پتوں پر گرتا ہے تو ایک سخت تہہ کی صورت میں جم جاتا ہے۔ جس سے پتوں کے Tissues متاثر ہوتے ہیں۔ یہ تابکاری مادہ جانوروں کے جسم میں چارے کی صورت میں شامل ہو کر جسمانی کمزوری اور دیگر بیماریاں پیدا کرتا ہے۔ غذائی صورت میں یہ تابکاری عناصر انسان کے جسم میں مختلف مہلک بیماریوں کا موجب بنتے ہیں۔

یہ ایٹمی تابکار مادہ Thyroid glands میں جا کر Thyroid cancer کا سبب بنتا ہے۔ اسی طرح تابکار مادہ Strontium-90 ہڈیوں کے کینسر اور لیوکیمیا کا باعث بنتا ہے۔ تابکار مادہ Cesium-137 Genetics کے نظام میں مختلف تبدیلیوں اور پیچیدگیوں کا موجب بنتا ہے۔ ان تابکار مادوں کی زیادتی جانوروں میں اپاہج پن اور پودوں میں بہت سی بیماریوں کو پیدا کرتی ہے یا ان کی ہلاکت کا سبب بنتی ہے۔

تابکار مادوں کی ایک عرصے تک فضا میں موجودگی اور پھر آہستہ آہستہ زمین' سمندروں' پودوں اور جانوروں کے فارمز پر گرنے کا عمل' ان تمام جاندار اجسام کے لئے مہلک بیماریوں اور ہلاکت کا موجب ہے۔

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کے نام ایک مکتوب میں حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے مندرجہ ذیل نصیحتیں فرمائیں اور یہ بھی فرمایا کہ اصل ہدایتیں میری دعائیں ہی ہیں۔ جو میں اوپر کر آیا ہوں۔

۱۔ ظاہر کا اثر باطن پر پڑتا ہے اس لئے داعی الی اللہ کو غسل کرنے' بالوں کے درست کرنے اور درست رکھنے کا اور لباس کو درست رکھنے کا خیال رکھنا چاہئے۔ جمعہ کے دن عطر لگانا چاہئے۔ منہ کی صفائی کا بھی خیال رکھنا چاہئے

۲۔ مکان کو صاف رکھنا چاہئے۔ باہر سے بھی اور اندر سے بھی۔ ہر ایک چیز باقرینہ اور ترتیب سے ہے۔

۳۔ خانہ خدا کی صفائی کا خاص خیال رکھا جائے۔ اور ہمیشہ جمعہ کے دن وہاں خوشبو جلائی جائے۔

۴۔ جلسوں کے موقعوں پر بھی خوشبو کی بتیاں جلائی جائیں۔

۵۔ دعاؤں پر خاص طور پر زور دینا چاہئے کہ یہ سب کام کی جان ہیں۔

۶۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ احمدی زیادہ آپس میں ملیں اور زیادہ سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی لیں۔ چندہ بھی دیں اور کام بھی کریں۔ اس امر کا خیال رکھنا کہ وہ بلاوجہ مربی سے ناراض نہ ہوں اور ان سے کاموں کے متعلق مشورہ لیتے رہنا چاہئے۔

۷۔ دعوت قبول کرنے والے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئے۔ ہمیشہ ان سے ایسا تعلق رہے کہ وہ یہ محسوس کریں کہ یہ ہمیں اپنا سمجھتے ہیں۔ بیمار کی عیادت۔ تکلیف زدہ کی مدد۔ خوشی اور غمی میں شراکت ضرور کرنی چاہئے بغیر اس کے کہ وہ لوگ مضبوط ہوں۔ دین حق ان ممالک میں مضبوط نہ ہو گا۔

("تحریک جدید"۔ ستمبر 1970ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عاشق حسین بٹالوی

ہفت روزہ لاہور 13 ستمبر 1997ء

قائداعظم کی دو اہم تقریریں

38ء میں مسٹر جناح نے "انڈی پینڈنٹ پارٹی" توڑ کر "مسلم لیگ پارٹی" قائم کی تو انہیں لامحالہ اپنی روش پر بھی نظرثانی کرنا پڑی حالات نے ہمیں ایک ایسے دوراہے پر لا کھڑا کیا تھا کہ اب اس پرانی پالیسی کو جاری رکھنے کا بظاہر کوئی فائدہ نہیں تھا۔ کانگرس کا رویہ بھی ہمدردانہ نہیں تھا۔ اس کے علاوہ اس حقیقت کو پیش نظر رکھنا ضروری تھا کہ

مسلمان اقلیت میں تھے اور بجائے خود کوئی ایسا قدم اٹھانے کے قابل نہ تھے جو ہندوستان کی سیاسی ہیئت میں کسی قسم کی بنیادی تبدیلی پیدا کر سکتا

بظاہر عملی صورتیں صرف دو تھیں۔ ایک یہ "مسلم لیگ پارٹی" اور کانگرس پارٹی میں اتحاد ہو جاتا۔ اور دونوں متحد ہو کر صف آراء ہوتیں۔ مسٹر جناح ابتدا سے اس روش کے حامی تھے لیکن کانگرس کی اس ضد نے کہ "تنہا وہی ہندوستان کی نمائندہ ہے" مسلم لیگ اور کانگرس کے اتحاد کا کوئی امکان باقی نہیں رہنے دیا تھا۔

دوسری صورت یہ تھی کہ بحالت مجبوری مسلم لیگ حکومت سے اپنے رشتہ استوار کرے۔ مسٹر جناح کو یہ صورت بھی منظور نہ تھی۔ حکومت کا کچھ اعتبار نہ تھا۔ کہ ہوا کے جھونکے کی طرح کدھر کا رخ کرتی ہے۔ آج ہمارے ساتھ تو کل اپنی غرض کے لئے ہمیں دھتکار کر فریق مخالفت کے ساتھ مل جائے گی۔

اس ماحول میں مسٹر جناح نے 22۔ مارچ 1939ء کو مرکزی اسمبلی کے ایوان میں جو تقریر کی وہ خاص اہمیت رکھتی ہے۔ یہ تقریر اس لئے اپنی نوعیت کے لحاظ سے زیادہ دلچسپی کی حامل ہے کہ مسلم لیگ نے جو روش اختیار کی وہ حکومت اور کانگرس دونوں سے بے نیازی کی تھی بعض لوگ شاید یہ تقریر پڑھ کر خیال کریں گے مسٹر جناح حالات کے گردوپیش سے مایوس ہو گئے تھے۔ یہ خیال اس اعتبار سے درست ہے کہ جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے حکومت اور کانگرس دونوں کا رویہ قابل اعتراض تھا۔ اور اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ ہم حتی الوسع اپنے سود و زیاں کے خود ذمہ دار بنیں اور کسی خارجہ طاقت پر بھروسہ نہ کریں 1939ء کے مرکزی بجٹ کی ایک شق یہ بھی تھی کہ

حکومت نے اس کپاس پر جو دوسرے ملکوں سے ہندوستان آتی تھی درآمدی ڈیوٹی بڑھا دی تھی۔

بمبئی کے ایک کارخانہ دار سرہومی مودی نے اس ڈیوٹی کے خلاف تحریک پیش کی تھی جس پر ایوان میں بڑی دھواں دار بحث ہوئی تھی مسٹر جناح نے اپنی تقریر میں جس انداز سے مسلم لیگ پارٹی کی پوزیشن واضح کی اس کے بعض اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

"جناب والا! ہم اس چیز کو محسوس کر رہے ہیں اس لئے میں حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کس پالیسی پر گامزن ہیں اور آپ کا طرز عمل کیا ہے؟ جہاں تک میری پارٹی کا تعلق ہے۔ آپ نے اس کے لئے کیا کچھ کیا ہے؟ میں خوش ہوں کہ فنانس ممبر نے اپنی لمبی چوڑی تقریر میں کہا کہ

کانپور کو یاد کرو۔ بنارس کو یاد کرو۔ بدایوں کو یاد کرو۔

ان تمام مقامات پر ہندو مسلم فسادات ہوئے تھے۔ لیکن میں اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ملک میں اور بھی بہت سے قصبے شہر اور دیہات ہیں۔ جہاں مسلمانوں کے ابتدائی حقوق کو بے رحمی سے پاؤں تلے کچلا گیا۔

حکومت نے وہاں کیا کیا ہے؟

جے پور میں کیا ہو رہا ہے جہاں سترہ مسلمانوں کو کتوں کی طرح گولی مار دی گئی ہے۔ (میری اطلاع کے مطابق اور اس اطلاع کی تردید اب تک نہیں ہوئی) ان مسلمانوں پر بغیر وارننگ کے گولی چلائی گئی۔

کہاں ہے برطانوی حکومت اور کیا تماشا کر رہی ہے

اور میں آپ سے یہ نہیں کہتا کہ ریاستوں پر دباؤ ڈالنے کے لئے ان کے اندرونی معاملات میں دخل دیا جائے میں آپ سے یہ بھی نہیں کہتا کہ ریاستوں کو اپنے ہاں اصلاحات رائج کرنے پر مجبور کیا جائے میں تو صرف یہ کہتا ہوں کہ

کسی مہذب حکومت کو قائم رکھنے کا یہ ایک بنیادی اصول ہے کیا ان باشندوں کے ابتدائی حقوق کے انصاف کرنے کا یہی طریقہ ہے؟

جناب والا! میں ایک نہیں دو نہیں بیسیوں مثالیں پیش کر سکتا ہوں۔ لیکن میں ایوان کا وقت ضائع کرنا پسند نہیں کرتا یوں بھی اس کام کے لئے یہ موقع مناسب نہیں ہے۔ میں حکومت سے پوچھتا ہوں کہ آپ کیوں ہم سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ ہم آپ کی خاطر یہ بلا مول لیں گے آپ کیونکر یہ امید کرتے ہیں کہ ہم آپ کی اس قسم کی ملمع دار لیپ پوت کی تقریر سے مسحور ہو کر آپ کی ہاں میں ہاں ملانے پر مجبور ہو جائیں گے چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ جہاں تک موجودہ فنانس بل کا تعلق ہے۔

ہم قطعاً حکومت کی مدد نہیں کر سکتے۔ جایئے آپ اپنے راستے پر اور ہم اپنے راستے پر

جہاں تک کانگرس پارٹی کا تعلق ہے میں اس وقت تفصیلات و جزئیات میں جانا پسند نہیں کر سکتا لیکن صاف بات یہ ہے کہ کانگرس پارٹی مسلم لیگ پارٹی کی مخالف اور دشمن ہے لہٰذا میں کانگرس والوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں کہ سن لو ہمارا تمہارا اشتراک ممکن نہیں ہے۔

کانگرس والے غالباً یہ جواب دیں گے کہ بہت اچھا یوں ہی سہی مگر ہماری تعداد سب سے زیادہ ہے۔ میرا جواب یہ ہے کہ تمہاری تعداد بھی زیادہ سہی اور تمہیں اس بات کا بھی بڑا گھمنڈ ہے کہ کثرت تعداد ہی آج کل کی دنیا میں فیصلہ کن عنصر ہے لیکن میں آپ سے صاف صاف کہنا چاہتا ہوں اور میرا روئے سخن حکومت اور کانگرس دونوں سے ہے کہ

آپ کبھی ہماری روحوں کو مفتوح اور مغلوب نہیں کر سکیں گے آپ الگ الگ ہم سے نبرد آزما ہوں یا دونوں مل کر حملہ آور ہوں آپ کبھی اس اسلامی کلچر کو تباہ نہیں کر سکیں گے جو ہمیں ورثے میں ملا ہے یہ اسلامی روح ہمیشہ ہمارے اندر زندہ رہی ہے اور زندہ رہے گی جو جی میں آئے کر کے دیکھ لیجئے ہمیں بے شک اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنایئے۔ ہمارے جسم کچل ڈالیئے ہمیں سخت سے سخت اذیت پہنچانے سے دریغ نہ کیجئے لیکن کچھ بھی ہو ہم نے تہیہ کر لیا ہے کہ اگر ہمیں مرنا ہے تو مردانہ وار مریں گے۔ ہتھیار ڈال کر نہیں مریں گے بلکہ آخری دم تک لڑتے ہوئے جانیں دیں گے ہمارا خون کھول رہا ہے۔ ہمیں آگ کی بھٹی میں کودنا اور شعلوں سے گزرنا پڑے گا۔

موجودہ فنانس بل کے بارے میں ہمارا رویہ یہ ہے کہ ہم کوئی ترمیم پیش نہیں کریں گے اور نہ کسی ترمیم کی حمایت کریں گے وہ ترمیم کانگرس کی ہو یا کسی اور فریق کی جو آپ کی جی میں آئے کیجئے نتیجہ بظاہر یہ نکلے گا کہ۔ حکومت کو شکست اور کانگرس کو فتح ہو گی ہم اس معاملہ میں بالکل غیر جانبدار رہیں گے۔"

دوسری تقریر ہندوستان کی مرکزی اسمبلی کے اسی بجٹ سیشن میں "انڈو برٹش تجارتی معاہدہ" پر بھی فیصلہ کن بحث ہوئی۔ اور رائے شماری کے وقت مسلم لیگ پارٹی غیر جانبدار رہی نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت کو شکست ہو گئی۔ "انڈو برٹش معاہدے" کا پس منظر یہ ہے کہ 32 میں ہندوستان اور برطانیہ میں ایک معاہدہ ہوا تھا جو "اوٹاوہ پیکٹ" کے نام سے موسوم ہے ہندوستان چونکہ اس وقت برطانیہ کا محکوم اور غلام ملک تھا اس لئے "اوٹاوہ پیکٹ" کے ذریعہ سے برطانیہ کینیڈا آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ نے بھی ایسی تجارتی مراعات حاصل کیں جو ہندوستان کے لئے نقصان دہ اور برطانیہ اور دیگر مستعمرات کے لئے نفع بخش تھیں۔

چار سال بعد 30۔ مارچ 1936ء کو مسٹر جناح نے ہندوستان کی مرکزی اسمبلی میں ایک تحریک پیش کی تھی کہ "اوٹاوہ پیکٹ" کو ختم کر کے ہندوستان اور برطانیہ میں ایک "نیا تجارتی معاہدہ" مرتب کیا جائے جس میں یہ اصول ملحوظ رکھا جائے کہ ہندوستان کا زیادہ سے زیادہ مال اچھے داموں پر برآمد کیا جا سکے۔ ایوان نے یہ تحریک منظور کر لی تھی۔ چوہدری ظفر اللہ خاں اس وقت حکومت ہند کے کانگرس ممبر تھے۔

باقی صفحہ 7 پر

○

وہ خوش ہیں شام و سحر ہنت نئی جفاؤں میں
مگر ہم ان کے لئے محو ہیں دعاؤں میں

مصیبتوں کی گھٹائیں جو چھا رہی ہیں تو کیا
چُھپا ہوا ہے مرا چاند ان گھٹاؤں میں

مری خطاؤں پہ اے جان بازپرس نہ کر
خمیرِ درد و محبت ہے ان دعاؤں میں

ہمیں نکال کے محفل سے ان کو چین آیا
ہمیں سکون ملا دشت کی فضاؤں میں

ملا ہے جب سے دلِ ناتواں کو دردِ فراق
عطا ہوئی ہیں نئی وسعتیں وفاؤں میں

کبھی نہ ہوگا یہ شبیّر عشق سے تائب
جنون بڑھتا ہی جاتا ہے اب بلاؤں میں

شبیر احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مزار شریف پر قبضے کی جنگ

افغانستان کے اہم شہر مزار شریف پر قبضہ کے لئے طالبان اور ان کے مخالف اتحادیوں میں خونریز جنگ کافی دنوں سے جاری ہے طالبان نے شہر کے کئی نواحی علاقوں پر قبضہ کر رکھا ہے لیکن وہ مخالف فوجوں کو شکست دے کر شہر سے نکالنے میں کامیاب نہیں ہو سکے بلکہ مخالف اتحاد نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے طالبان کے اس زبردست حملے کو پسپا کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ یہ شہر مخالفین کا دارالحکومت ہے اور اس شہر پر ابھی تک جنرل عبدالمالک کا قبضہ ہے۔ اور اسے اب جنرل دوستم کی مدد بھی حاصل ہے جو پہلے ترکی فرار ہو چکے تھے لیکن اب دوبارہ وہاں سے واپس آگئے ہیں اور انہوں نے جنرل عبدالمالک سے صلح کرلی ہے اور دونوں مل کر طالبان کا مقابلہ کر رہے ہیں اگر طالبان کا اس شہر پر قبضہ ہو گیا تو طالبان کی پوزیشن ناقابل تسخیر ہو جائے گی اور کہا جا سکتا ہے کہ ان کا افغانسان کے بیشتر حصے پر قبضہ ہو جائے گا۔ اور اس سے ان کی سیاسی پوزیشن بھی بہت بہتر ہو جائے گی۔ بہر حال ابھی تک آخری صورت حال واضح نہیں ہے۔ تازہ لڑائی میں سرکاری فوج کا دعویٰ ہے کہ اس نے بہت بڑے علاقے پر قبضہ کر لیا ہے جبکہ مخالفین کے مطابق انہوں نے یہ حملہ پسپا کر دیا ہے۔

اس کے علاوہ بلخ کے بعض علاقوں میں بھی جنگ کی اطلاعات ملی ہیں۔ علاوہ ازیں سرکاری فوجوں نے غور بند کے علاقے میں بھی کامیابی حاصل کی ہے۔ بہر حال یہ واضح ہے کہ طالبان نے شہر میں اپنی برتری قائم کر رکھی ہے۔ شہر کے مشرق میں 35 کلومیٹر اور مغرب میں 156 کلومیٹر کا علاقہ ان کے قبضے میں ہے ریڈیو پاکستان نے بھی یہی اطلاع دی ہے کہ سرکاری فوج نے کہا ہے کہ اس نے شہر کے بڑے حصے پر قبضہ کر لیا ہے۔ طالبان نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ مزار شریف کے شمال میں ازبکستان کی سرحد پر دریائی بندرگاہ تیرتان پر طالبان کے قبضہ کے بعد مزار شریف کا بیرونی دنیا سے فضائی اور زمینی رابطہ کٹ گیا ہے۔ اور شہر اب چاروں طرف سے طالبان کے گھیرے میں ہے۔

مزار شریف میں لڑائی عرصہ سے جاری ہے۔ پہلے طالبان ایک دفعہ مکمل شہر پر قبضہ کر چکے ہیں لیکن پھر ان کو یہ قبضہ چھوڑنا پڑا۔ اب پھر انہوں نے حملہ کیا ہے اور کئی روز سے خونریز لڑائی ہوتی رہی ہے۔ جس سے شہر ویران ہو گیا ہے۔ لوگ محفوظ مقامات پر منتقل ہو چکے ہیں۔ بین الاقوامی ادارے لوٹے جا چکے ہیں اور ان اداروں کا عملہ کہیں اور چلا گیا ہے۔ جبکہ ان کا سامان جنرل عبدالمالک اور کمانڈر مسعود کی فوجوں نے لوٹ لیا ہے۔

○○○

گجرال حکومت پر کانگریس کا نیا حملہ

بھارت کی گجرال حکومت پھر ان دنوں افواہوں کی زد میں ہے۔ اور پہلے کی طرح اب بھی کانگریس پارٹی اس کی ذمہ دار سمجھی جا رہی ہے کانگریس حکومت جو کہ مخلوط حکومت میں بڑی سیاسی پارٹی ہے نے گجرال انتظامیہ کی سیاسی اور اقتصادی پالیسیوں پر زبردست تنقید کی ہے جس کا مطلب یہ لیا جا رہا ہے کہ ایک دفعہ پھر کانگرس کی نیت خراب ہو رہی ہے اور وہ گجرال حکومت کی حمایت واپس لینے کا سوچ رہی ہے۔ کانگریس پارٹی کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ مخلوط مرکزی حکومت کی نااہلی کے سبب کئی علاقوں میں علیحدگی پسند تحریکیں زور پکڑ رہی ہیں بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنماؤں کو مذہبی منافرت پھیلانے کی اجازت دی جا رہی ہے ملک میں اقتصادی بدحال بڑھ رہی ہے۔

یاد رہے کہ بھارت کے وزیر اعظم اندر کمار گجرال چودہ سیاسی پارٹیوں کے یونائیٹڈ فرنٹ کے نامزد وزیر اعظم ہیں جس نے کانگریس آئی کی مدد سے مخلوط حکومت قائم کر رکھی ہے۔ بھارت کے اخبارات نے کانگریس کی اس قرارداد کو بڑی اہمیت دی ہے اور اس پر اداریے تحریر کئے ہیں۔ جن میں کہا گیا ہے کہ اگر مخلوط حکومت نے کانگریس کی مرضی کے مطابق پالیسیاں نہ اختیار کیں تو وہ دیوی گاؤڑا کی طرح اس کا ساتھ بھی چھوڑ سکتی ہے۔ جس سے گجرال حکومت ٹوٹ بھی سکتی ہے۔

○○○

برما کے مسلمانوں کی حالتِ زار

ایک عرصہ سے برما کی حکومت برما کے مسلم اکثریتی صوبے اراکان سے روہنگیا مسلمانوں کو جبراً ان کی زمینوں اور دوسری املاک سے محروم کر کے انہیں بیرون ملک دھکیلنے کا کاروبار کر رہی ہے۔ کچھ عرصہ قبل بنگلہ دیش اور برما میں اس سلسلے میں ایک معاہدہ بھی ہوا تھا جس کی رو سے برما کی حکومت نے مثبت رویہ اختیار کرنے کا عندیہ دیا تھا۔ لیکن اس معاہدے کے بعد بھی ساٹھ ہزار مسلمان برما سے ہجرت کر کے بنگلہ دیش پہنچ چکے ہیں۔ بنگلہ دیش میں پہلے سے ہی برما کے ایسے ہجرت کرنے والے مسلمانوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔ اور اس کے لئے بھی اب یہ ناقابل برداشت بوجھ بن گیا ہے۔

روہنگیا سالیڈیریٹی آرگنائزیشن نے گلف نیوز کے تازہ شمارے میں پوری دنیا کو اس مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے اور عالمی برادری سے درخواست کی ہے کہ اس مسئلے کے حل کے لئے فوری اور عملی تدابیر اختیار کی جائیں ورنہ برما کی تمام مسلم آبادی ہجرت کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔

اگرچہ اس سلسلے میں اقوام متحدہ کے انسانی حقوق سے متعلق کمیشن سمیت بنیادی انسانی حقوق کی علم بردار دوسری جماعتیں بھی بیانات دیتی رہتی ہیں لیکن یہ سب زبانی جمع خرچ ہوتا ہے اس لئے وقت آگیا ہے کہ مسلم امہ اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرے اور برما کے لاکھوں مسلمانوں کی تباہی کو روکنے کے لئے کچھ عملی اقدامات کئے جائیں۔

○○○

افغانستان کی صورت حالات

تین سال قبل قندھار سے اچانک شروع ہونے والی طالبان تحریک اب تک افغانستان کے دو تہائی حصے پر قبضہ کر چکی ہے۔ یہ تمام علاقہ زیادہ تر افغان لوگوں پر مشتمل ہے۔ ایک سال قبل انہوں نے کابل پر قبضہ کر لیا۔ جس کے بعد پاکستان نے اس کو سیاسی طور پر قبول کر لیا اور اب سعودی عرب اور امارات نے بھی پاکستان کی پیروی کرتے ہوئے ان کی حکومت کو سفارتی درجہ دے دیا ہے۔

اس وقت افغانستان کو بیرونی دنیا سے ملانے والی تمام اہم سڑکیں طالبان کے قبضہ میں ہیں جبکہ طالبان مخالف قوتوں کا بیرونی دنیا سے زمینی رابطہ منقطع ہو جانے کی وجہ سے وہ انتہائی تشویش ناک صورت حال سے دوچار ہیں۔ طالبان مخالف اتحاد جمعیت اسلامی، شوریٰ نظام، جنبش ملی، حزب وحدت اور اسماعیلی ملیشیا پر مشتمل ہے اور ان لوگوں کی مدد ایران۔ بھارت ازبکستان۔ روس جیسے ملک کر رہے ہیں لیکن ان کی پوزیشن اب بہت نازک ہو گئی ہے۔ طالبان مخالف اتحاد میں اگرچہ پروفیسر برہان الدین ربانی اور حکمت یار جیسے پشتون بھی شامل ہیں لیکن پشتون اور غیر پشتون مسئلے کی وجہ سے ان میں بھی شدید اختلافات ہیں جس کی وجہ سے ان کی طاقت وہ نہیں جو سمجھی جاتی ہے۔ ان کے اختلافات سے فائدہ اٹھا کر طالبان نے صوبہ کندوز میں تاجکستان کو افغانستان سے ملانے والی شیر خان بندر اور صوبہ بلخ میں میراتان پر قبضہ کر کے مخالف قوتوں کا اہم زمینی سپلائی کا راستہ بند کر دیا۔ خصوصاً میراتان بندر مخالف قوتوں کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ ازبکستان اور دیگر ممالک سے مخالفین کو فوجی اور دیگر امداد اسی راستے سے آتی ہے۔ اب مزار شریف جو کہ مخالفین کا دارالحکومت ہے وہ بھی محاصرے کی حالت میں ہے۔ اگرچہ مخالفین کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے طالبان کا یہ دوسرا حملہ پسپا کر دیا ہے لیکن موجودہ صورت حالات کے مطابق آخر کار طالبان کو کامیابی ملنے کی امید ہے اور اگر ایسا ہو گیا تو یہ افغانستان کی صورت حال میں ایک بہت بڑی تبدیلی ہو گی۔ پھر صرف احمد شاہ مسعود کا علاقہ رہ جائے گا اور اکیلا وہ بھی کب تک اس یلغار کا مقابلہ کرے گا۔ اس لئے آئندہ چند ہفتے شائد افغانستان کی خانہ جنگی میں فیصلہ کن ثابت ہوں۔ لیکن افغانستان میں پیسوں کی خاطر جس طرح کمانڈر اپنی وفاداریاں بدل لیتے ہیں اسکے ہوتے ہوئے کسی بھی تبدیلی کے لئے پیش گوئی کرنا محال بلکہ ناممکن ہے۔

یونانی اور ترک قبرص

ترکی اور یونان کی آپس میں مخاصمت پرانا قصہ ہے۔ ترک کسی وقت میں یونان پر بھی قابض رہ چکے ہیں اس ہزیمت کا زخم یونانیوں کے سینے میں ابھی تک رس رہا ہے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد جب اتحادیوں نے ترکی پر حملہ کیا تو یونانی اس میں سب سے آگے تھے۔ یونانیوں نے سمرنا پر قبضہ کر کے قتل و غارت کی انتہا کر دی اور ایسے ایسے ظلم کئے کہ انسانیت شرما جائے۔ لیکن وہ ترکی پر قبضہ نہ کر سکے اور شکست کھا کر واپس بھاگ گئے۔

ترکوں نے قبرص کے جزیرے کو 1570 میں فتح کیا اور اس وقت وہاں یونانی بھی آباد ہیں اور ترک بھی۔ قبرص کے یونانی باشندوں نے جب یونان سے الحاق کی کوشش کی تو قبرص ترکوں نے اس کی مخالفت کی اور اس طرح سے یہ جھگڑا کھڑا ہو گیا۔ قبرصی ترک ترکی سے مدد کے طلب گار ہوئے جس پر ترکی نے اپنی افواج قبرص بھجوا دیں اور قبرص تقسیم ہو گیا۔ ایک حصے پر یونانی حکمران ہو گئے اور دوسرے حصے پر ترکوں نے اپنی حکومت قائم کر لی۔ اور اس طرح سے اس چھوٹے سے ملک میں دو مخالف حکومتوں نے جنم لیا جو ایک دوسرے کے خلاف ہمہ وقت تیار رہتی ہیں۔ یونانی قبرص نے روس سے میزائل حاصل کر لئے ہیں۔ ترکی نے دھمکی دی ہے کہ اگر یہ میزائل نصب کئے گئے تو وہ یونانی قبرص کے خلاف طاقت استعمال کرے گا۔ یونانی قبرص نے یورپی یونین کی رکنیت کے لئے درخواست دے رکھی ہے اور یورپی یونین اس کے لئے نرم گوشہ بھی رکھتی ہے لیکن قبرص ترک رہنما رؤف ڈیکتاش کا کہنا ہے کہ اگر قبرص کے یونانی حصے کو یورپی یونین کی رکنیت دے دی گئی تو اس صورت میں دونوں حصوں میں جنگ ناگزیر ہو جائے گی۔ جس کی ذمہ داری یورپی یونین پر ہو گی۔ لیکن اگر یہ جنگ شروع ہو جاتی ہے تو ترکی کو لامحالہ قبرص ترکوں کی حمایت میں اس جنگ میں حصہ لینا پڑے گا۔ اور اس طرح سے ایک خطرناک صورت حالات پیدا ہو جائے گی۔

○○○

ڈھاکہ شہر کی حالت زار

بنگلہ دیش کے دارالحکومت ڈھاکہ نے یہ اعزاز حاصل کر لیا ہے کہ یہ شہر دنیا کا سب سے زیادہ گنجان آباد شہر بن گیا ہے۔ اس کی آبادی کا تناسب تقریباً 300 افراد فی ایکڑ بتایا گیا ہے۔ یہ تو شہر کی اوسط ہے لیکن شہر کے اطراف کے بعض علاقوں میں یہ تناسب 1063 افراد فی ایکڑ ہے۔ اس شہر میں آبادی میں اضافہ کی شرح چھ فی صد ہے جبکہ تمام ملک کی شرح آبادی میں اضافہ صرف 1.8 فی صد ہے۔ اور اگر یہ موجودہ رجحان قائم رہا تو 2010 میں اس شہر کی آبادی دو کروڑ سے زیادہ ہو جائے گی۔ یہ تمام باتیں ایک سیمینار میں بتائی گئیں جو ڈھاکہ شہر میں منعقد کیا گیا۔ ہر روز دیہاتی علاقوں سے بے شمار لوگ ڈھاکہ کا رخ کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ دیہاتی علاقوں میں ترقی کی رفتار کم ہے اور اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے روزگار مہیا کرنے کے مواقع بھی کم ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ دیہاتی علاقوں میں انسانی سہولتیں بھی ناپید ہوتی ہیں جن کو حاصل کرنے کے لئے نئی نسل کے نوجوان مجبوراً شہروں کا رخ کرتے ہیں اور اگرچہ ڈھاکہ اس معاملہ میں سب سے آگے ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ رجحان دنیا کے ہر ملک میں پایا جاتا ہے۔ اور خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں۔ اور اگر اس رویے کی اصلاح نہ کی جاسکی تو انسانیت ایک عظیم المیے سے دوچار ہو سکتی ہے جس کا اگلی صدی میں مداوا کرنا ایک انتہائی مشکل کام ہو گا۔ اس لئے ہر ملک کی بقا اسی میں ہے کہ فوراً اس مسئلے کا حل تلاش کرے اور اس رجحان پر قابو پانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

چنانچہ ان کی سرکردگی میں حکومت ہند اور برطانیہ میں ایک "تجارتی معاہدہ" مرتب ہوا۔ جس کی جزئیات طے کرنے کے لئے جو وفد چوہدری صاحب کے پاس انگلستان گیا تھا۔ اس میں سرکاری ممبروں کے علاوہ بعض غیر سرکاری مشیر بھی شامل تھے جن کا ہندوستان کے تجارتی حلقوں سے گہرا تعلق تھا۔ تین سال کی گفت و شنید کے بعد بالآخر 30۔ مارچ 1939ء کو اس معاہدہ پر فریقین کے دستخط ہو گئے اور 27۔ مارچ 1939ء کو کانگرس ممبر نے معاہدہ کا مسودہ مرکزی اسمبلی کے ایوان میں منظوری کے لئے پیش کیا

مسلم لیگ پارٹی نے اس معاملہ میں بھی غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔ مسٹر جناح نے اس موقع پر جو تقریر کی اس کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

"سوال یہ ہے کہ جہاں تک اس معاہدہ کا تعلق ہے اس ایوان کی آئینی حیثیت کیا ہے۔ معزز ممبروں کو یاد ہو گا کہ تین سال پیچھے کی بات ہے جب مجھے یہ اعزاز حاصل ہوا تھا کہ "اوٹاوہ پیکٹ" کو ختم کرنے کی تحریک پیش کردوں تو میں نے کہا تھا کہ یہ ایوان کاملاً ذمہ دار ہے اور حکومت اس کے سامنے صرف ان چند گھنٹوں کے لئے جواب دہ ہے جب تک رائے شماری نہیں ہوتی اس کے بعد ہمیں کچھ معلوم نہیں کہ حکومت کہاں ہوگی اور اس کی حیثیت کیا ہوگی"

اس موضوع پر مزید کچھ کہنے سے قبل میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے آنریبل سر محمد ظفراللہ خان کو ہدیہ تبریک پیش کرنا چاہتا ہوں

وہ (—) ہیں اور یوں کہنا چاہئے کہ گویا میں اپنے بیٹے کی تعریر کر رہا ہوں

مختلف علاقوں نے ان کو جو مبارک باد دی ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جو کچھ امکانی حد تک ہو سکتا تھا انہوں نے اس میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

بایں ہمہ صورت حال یہ ہے کہ ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ آئینی لحاظ سے حکومت ہند کی پوزیشن کیا ہے؟

'ہماری قومی جدوجہد'

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ والدہ رفیق احمد خان بلوچ محلہ دارلعلوم غربی حلقہ صادق کا گزشتہ روز فضل عمر ہسپتال ربوہ میں پتہ کا اپریشن ہوا تھا بفضل خدا اپریشن تو کامیاب ہو گیا ہے۔ بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم خادم حسین صاحب ولد محمد صدیق صاحب ربوہ مورخہ 97-9-27 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ 97-9-28 جنازہ بیت المہدی میں پڑھایا گیا اور قبرستان عام میں ان کی تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم جمال الدین شمس نے دعا کروائی۔ موصوف نے ایک لمبا عرصہ بیماری میں گزارا احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ نواب بی بی صاحبہ بیوہ ٹھیکیدار رشید احمد صاحب دارالنصر شرقی ربوہ 26۔ جون 97ء ربوہ میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ چوہدری نتھے خان صاحب نمبردار قادر آباد نزد قادیان رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی چھوٹی بہو تھیں۔

اگلے دن بروز جمعہ بیت اقصیٰ میں جنازہ مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے پڑھایا اور عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم بشارت احمد صاحب سابق مربی جرمنی ربوہ نے دعا کرائی اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم حمید احمد خان صاحب نیلم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے بڑے بھائی مکرم ملک عبدالحفیظ صاحب حال امریکہ دل کا دورہ پڑنے سے اچانک وفات پا گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

دعائے نعم البدل

○ عزیز الطاف احمد فہد ولد عبداللطیف صاحب گل چک نمبر مراد/146 ضلع بہاولپور 3۔ ستمبر 97ء کو تالاب میں گر کر وفات پا گیا عزیز موصوف وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل تھا موصوف چھوٹی عمر میں دوسروں کی خدمت کے جذبہ سے سرشار تھا۔ احباب سے عزیز کے والدین کے لئے صبر جمیل اور نعم البدل کی درخواست ہے۔

(وکالت وقف نو)

تصحیح

○ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری نصیر احمد صاحب ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ کی وصیت مورخہ 97-9-29 کے الفضل میں شائع ہوئی ہے جس میں مکان برقبہ پونے تیرہ مرلہ واقع نیو سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا کی قیمت غلطی سے ساڑھے پانچ لاکھ کی بجائے پچپن ہزار شائع ہوئی ہے تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نیلام سامان

○ دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان مورخہ 97-10-9 بوقت 9 بجے نیلام کیا جائے گا۔ خواہش مند احباب موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ پنکھے۔ کھڑکی لکڑی۔ پلے لکڑی۔ موٹر HP 15 متفرق سامان ہسپتال کرسیاں۔ سکریپ۔ وغیرہ۔

(ناظم جائیداد)

بقیہ صفحہ 1

پہچان ہے دشمنی کی۔ ایسا شخص اس کا بھائی نہیں ہے۔ بھائی کہلاتا بھی ہے تو بھائی والی محبت دل میں موجود نہیں۔ بلکہ بنیادی طور پر اس سے کچھ عداوت ہے۔ تو فوراً فرمایا حسد نہ کرو۔ دشمنی نہ رکھو۔

(از خطبہ 25۔ نومبر 1994ء)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31290 میں نعیمہ دردانہ بنت نصیر احمد شاد قوم باجوہ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 89 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-6-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نعیمہ دردانہ کوارٹر نمبر 89 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 نصیر احمد شاد وصیت نمبر 21520 گواہ شد نمبر2 محمد اکرم وصیت نمبر 17809۔

مسل نمبر 31291 میں عطیہ الودود بنت چوہدری صداقت حیات قوم ہنجرا جٹ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 2/17 دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-5-31 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں جوڑی مالیتی ایک ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عطیہ الودود 2/17 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری ارشاد احمد ورک ایڈووکیٹ وصیت نمبر 16608 گواہ شد نمبر2 چوہدری مجید احمد خان وصیت نمبر 28631۔

مسل نمبر 31292 میں عطیۃ القیوم بنت چوہدری صداقت حیات قوم ہنجرا جٹ پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 2/17 دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-5-31 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عطیۃ القیوم 2/17 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 مجید احمد خان وصیت نمبر 28631 گواہ شد نمبر2 ارشاد احمد ورک ایڈووکیٹ وصیت نمبر 16608۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 3 اکتوبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ملک کا دفاع مضبوط ہاتھوں میں ہے جارحیت کا منہ توڑ جواب دیں گے۔ اگر کسی نے وطن عزیز کی طرف میلی آنکھ سے دیکھا تو پاک فوج اور پوری قوم مل کر مقابلہ کرے گی۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ محاذ آرائی نہیں تو ججوں کی تقرری میں دیر کیوں؟ ہماری سفارشات پر عملدر آمد کے لئے ٹائم کی مہلت بھی مقرر ہے۔ ہم جواب بھی چاہتے ہیں۔ جتنی دیر ہو گی شکوک و شبہات جنم لیں گے۔ آئین کے تحت ہماری ذمہ داری ہے کہ مقننہ اور انتظامیہ آئینی حدود سے تجاوز کریں تو انہیں روکیں۔ آج لوگ کہتے ہیں کہ سپریم کورٹ تجاوز کر گئی لیکن میں کہتا ہوں ایسا نہیں ہے۔ ہم محاذ آرائی یا مداخلت نہیں کر رہے نہ ارادہ ہے۔ جوڈیشل ایکٹوازم کے فلسفہ کا مطلب ہے مداخلت بھی کی جائے اور انصاف بھی۔ جمہوریت کے استحکام اور سسٹم کی بہتری کے لئے قانون کی حکمرانی ضروری ہے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف کی صدارت میں وفاقی کابینہ کے اجلاس نے سپریم کورٹ کے ججوں کی تعداد کے تعین کا مسئلہ آئین کے مطابق حل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اجلاس میں ملک کی سیاسی صورتحال پر بھی غور کیا گیا اور اس بات پر زور دیا گیا کہ ریاست کے تینوں ستونوں عدلیہ، مقننہ اور انتظامیہ کو ہم آہنگی اور تعاون کے ماحول میں کام کرنا چاہئے۔

○ اخباری ذرائع کے مطابق احتساب کمیشن نے محترمہ بے نظیر بھٹو کا نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں شامل نہ کرنے پر حکومت سے شدید احتجاج کیا ہے۔ سوئس بینکوں میں خفیہ اکاؤنٹس کے ثبوت ملنے کے بعد وزارت داخلہ کو ہدایت کی گئی تھی کہ بے نظیر کو اپنے بچاؤ کے لئے بیرون ملک نہ جانے دیا جائے۔

○ چیف جسٹس آف سپریم کورٹ جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 62-63 کے تحت سیاست دانوں کے مقدمات کی سماعت جلد شروع کر دی جائے گی۔

○ حکومت پنجاب نے گوشت کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور کچھوؤں اور کوؤں، کتوں اور حرام گوشت کی فروخت کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے لاہور میں موبائل سٹال قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت شہریوں کو چھوٹا گوشت 70 روپے فی کلو کے حساب سے فروخت کرے گی۔ شادیوں میں پابندیوں کے باوجود صوبائی دارالحکومت میں گوشت کی قیمت میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں نواز شریف سے زیادہ بولڈ ہوں۔ لغاری سے صلح نہیں ہو سکتی۔ پیپلز پارٹی کے بندے نے بے وفائی کی ہے۔ حکومت کے خلاف ایجی ٹیشن کا فیصلہ نہیں کیا۔ میں انتقامی سیاست پر یقین نہیں رکھتی۔ ایسا صرف مرد کرتے ہیں۔ نواز کلنٹن ملاقات فوٹو سیشن تک محدود رہی ہے۔ میں اقوام متحدہ گئی تو سیکرٹری جنرل باہر تک چھوڑنے آئے تھے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے فیملی میگزین کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ حکومت سے کوئی ڈیل نہیں کی۔ بہتر ہے کہ میں اور نواز شریف خود کو سیاست سے آؤٹ کر لیں۔

○ وزارت داخلہ کی ہدایت پر پنجاب کے دیہاتوں میں فوری طور پر بااختیار چوکیدارہ نظام رائج کر دیا گیا ہے۔ بورڈ آف ریونیو نے صوبے کے تمام کمشنروں کو اس سلسلے میں ایک سرکلر کے ذریعے ہدایات جاری کر دی ہیں۔

○ بی بی سی نے اپنی ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ پاکستان میں افغانی جنگ کے بعد اسلحہ اور خونریزی بڑھی ہے۔ پاکستان میں چیک پوسٹوں پر کرپشن کی وجہ سے اسلحہ سمگل ہوتا ہے۔ برطانیہ نے غیر قانونی ہتھیاروں پر سخت پابندی لگا دی ہے۔ امریکہ میں اوسطاً ہر سال چار ہزار افراد گولی سے مرتے ہیں۔

○ پنجاب حکومت نے دینی مدرسوں کی سرگرمیوں کو کنٹرول کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ صوبے بھر کے دینی مدرسوں سے متعلق تمام معلومات جمع کر لی گئی ہیں۔ منفی تعلیمات دینے والوں کے خلاف کارروائی ہو گی۔ دینی مدرسوں کے لئے سلیبس کا تعین کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں حکومت پنجاب وزارت داخلہ سے بھی مدد لے گی۔

○ محکمہ مال ایکسائز ٹیکسیشن کے 1043 ملازمین فارغ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ صرف محکمہ مال سے 725 ملازمین نکالے جا رہے ہیں۔ ان میں 650 پٹواری اور 75 تحصیلدار ہیں۔

○ واپڈا کی نجکاری کے خلاف لاہور میں ہزاروں ملازمین نے احتجاجی جلوس نکالا۔ واپڈا لیبر یونین نے مطالبہ کیا کہ حکومت نجکاری کے معاہدے کو منسوخ کرے ورنہ محنت کش سڑکوں پر نکل آئیں گے۔

○ واپڈا نے ڈاؤن سائزنگ کے نام پر 8 ہزار سے 10 ہزار ملازمین فارغ کرنے کے لئے وفاقی حکومت سے دو ارب سے زائد فنڈز کا مطالبہ کیا ہے تاکہ ان ملازمین کو واجبات کی ادائیگی کی جا سکے۔ کیونکہ واپڈا کی مالی حالت ایسی نہیں کہ اپنے فنڈ سے فارغ ہونے والے ملازمین کو واجبات ادا کر سکے۔ واپڈا ڈاؤن سائزنگ کے حق میں نہیں۔

○ ملک میں امن و امان اور دہشت گردی کے تدارک اور جرائم پیشہ سرگرمیوں کے خاتمہ کے لئے حکومت نے پاکستان میں غیر قانونی طور پر مقیم غیر ملکیوں کے انخلاء کا فیصلہ کیا ہے اس سلسلہ میں صوبائی حکومتوں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں اس وقت ملک میں لاکھوں غیر ملکی غیر قانونی طور پر مقیم ہیں۔

○ کراچی میں حقیقی گروپ اور الطاف گروپ کے درمیان فائرنگ سے تین افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ ایک کی نعش پانی کے ٹینک سے برآمد ہوئی۔ لنڈا بازار میں تین بسیں نذر آتش کر دی گئیں۔ کورنگی میں مسلح افراد نے گھروں میں گھس کو خواتین اور بچوں کو زدو کوب کیا۔ کراچی کے مختلف علاقوں میں 9 ڈاکے ہوئے۔ دو کاروں سمیت لاکھوں روپے کی نقدی اور زیورات لوٹ لئے گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں ڈی ایس پی کا گن مین ایک بچی اور ایک نوجوان شامل ہے۔

○ پاکستان نے بھارتی ہائی کمشنر کو دفتر خارجہ طلب کر کے کنٹرول لائن پر دو روز سے جاری فائرنگ کے واقعات پر شدید ردعمل ظاہر کیا ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے بریفنگ دیتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت نے 30 ستمبر اور یکم اکتوبر کو نہتے دیہاتیوں پر فائرنگ کر کے 20 شہری شہید اور زخمی کر دیئے۔ نئی کشیدگی مذاکرات میں غیر مددگار ثابت ہو گی۔ بھارتی وزیر دفاع ملائم سنگھ یادیو کے بیانات بھی پریشان کن ہیں۔ جن میں بھارتی فوج کو مشتعل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دنیا بھر میں بھارتی اقدامات کی مذمت کی جارہی ہے۔

○ بہاولنگر سے فیصل آباد آنے والی بس جس میں پولیس کا عملہ بھی سوار تھا۔ اوران کے پاس پولیس کے عملہ کی تنخواہیں تھیں امروکا کے قریب ڈاکوؤں نے اسے لوٹنے کی کوشش کی تو فائرنگ سے ایک ڈاکو ہلاک اور ہیڈ کانسٹیبل زخمی ہو گیا۔ مرنے والے ڈاکو کی شناخت نہیں ہو سکی۔

○ حکومت پنجاب نے پنجاب بھر میں موٹر سائیکل رکشاؤں کی باڈی اور دیگر حصوں کا سٹینڈرڈ مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ اٹارنی جنرل آف پاکستان چوہدری محمد فاروق نے کہا ہے کہ عدلیہ اور حکومت میں کوئی محاذ آرائی نہیں ہے۔ جو معمولی نوعیت کے اختلافات ہیں وہ جلد ختم ہو جائیں گے میرے اور وزارت قانون کے درمیان بھی اختلافات نہیں ہیں۔

○ پاکستان اور بھارت کے درمیان ایک روزہ میچ میں پاکستان نے بھارت کو 9 وکٹوں سے ہرا کر تین ایک روزہ میچوں کی سیریز جیت لی ہے۔

○ محکمہ ریلوے میں کروڑوں روپے کے گھپلوں کا انکشاف ہوا ہے۔ ڈی ایس او راولپنڈی کو معطل کر دیا گیا ہے۔ ریٹائرڈ افسروں کے خلاف بھی کارروائی کا حکم دیا گیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس تنویر احمد خان نے قرار دیا ہے کہ ڈکیتیاں بڑھ رہی ہیں۔ پولیس منافقت چھوڑ دے اور قانون پر عمل کرے۔ پولیس نے ملزموں کو نجی ٹارچر سیلوں میں ہی رکھنا ہے تو رپٹ لکھنا چھوڑ دے۔

○ سی بی آر کے معتبر ذرائع کے مطابق بڑے زمینداروں اور تاجروں کی بڑی تعداد نے انکم ٹیکس اور دولت ٹیکس کے زیادہ مالیت کے گوشوارے جمع نہیں کرائے۔

بہنوں کے پُرزور اصرار پر
(24 گھنٹے سروس)
ہر قسم کے سادہ دیزائنڈ جاپانی سوٹ نیز
چائنہ کورنکل کے دوپٹے اور ان سلے بہ قعوں
کی بے شمار ورائٹی اب ہر کلرز میں
اکبر احمد 32/4 دارالصدر غربی
حلقہ قمر ربوہ ملحقہ کوٹھی سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
فون: 212866

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر
دمہ۔ کینسر۔ بلڈ پریشر۔ تپ دق۔ السر
ایگزیما۔ نرینہ اولاد۔ لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس
اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
38/1 دارالفضل ربوہ نزد چونگی 3 فون 213207

اکسیر موٹاپا 40/-
ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) 25/-
دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/-
زوجام عشق 900/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 40/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 25/-
سفوف اکسیر شوگر 35/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ فون: 659